

۱۱ ربیع الاوّل ۱۴۴۷ھ / 05 ستمبر 2025ء

خصائصِ مصطفیٰ اکریم

صلّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وبارک وسلّم

(دوسرا حصہ)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان (مرکزی دفتر) جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور


گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

 042-37374429  0315-7374429  munpk7374429@gmail.com

 مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
 مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
 Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
 Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
 Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ ۔[اٰلِ عمرٰن 187:03]

ربِّ ذوالجلال نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو بے پناہ حُسن وجمال، بے شمار اوصافِ حمیدہ اور بے حساب خصائصِ کریمہ سے نوازا ہے، آپ ﷺ کارخانۂ قدرت کا ایسا حسین شاہکار ہیں کہ قدرت نے ایسا کوئی اور بنایا ہی نہیں ہے۔ امامِ اہلِ سنت نے خوب کہا:

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا! ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم!

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سَرورِ ہر دو جہاں ہے شہا! ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم!

باری تعالیٰ خود بھی اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کی عزت افزائی فرماتے ہوئے آپ کے اوصاف و خصائص کا تذکرہ فرماتا ہے اور اُسے یہ بات بھی پسند ہے کہ اُس کے بندے اپنے آقا اور اُس کے حبیب ﷺ کے اوصاف و خصائص کا چرچا کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ... ”اور یاد کرو! جب اللہ نے اہلِ کتاب سے پختہ وعدہ لیا کہ تم ضرور اُسے (نبی آخر الزمان ﷺ کے اوصاف اور نُبوّت کے دلائل کو) لوگوں کے سامنے بیان کرنا اور اُسے چھپانا نہیں تو اُنھوں نے اِس وعدے کو پسِ پُشت ڈال دیا اور اِس کے بدلے تھوڑا سا مال حاصل کر لیا۔“[1] [اٰلِ عمرٰن 187:03]

1500 سالہ جشنِ ولادتِ خاتم النبیین ﷺ کی مناسبت سے ربِّ کریم کی مشیت و ارشاد پر عمل کرتے ہوئے گزشتہ خطبۂ جمعہ میں نبیِ کریم ﷺ کے چند خصائصِ کریمہ کا تذکرہ ہوا تھا۔ محبتِ رسولِ کریم ﷺ کی تمنّا لیے اِس سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے آج مزید چند خصائصِ عالیہ کا تذکرہ کیا جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] ترجمہ و تشریح مأخوذ از خزائن العرفان و تبیان القرآن

امام الہدیٰ فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی علیہ الرحمہ (متوفی: 373ھ) نے اپنی تفسیر بحر العلوم میں اِسی آیت کے تحت لکھا: {وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ} يَعْنِيْ: أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيْثَاقَ حِيْنَ أَخَذَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ. وَيُقَالُ: أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيْثَاقَ بِالْوَحْيِ فِيْ كُتُبِ الْأَنْبِيَاءِ {لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ} يَعْنِيْ: نَعْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَصِفَتَهٗ {وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ} عَنْهُمْ ... {فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ} يَعْنِيْ أَنَّهُمْ تَرَكُوا الْمِيْثَاقَ وَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ {وَاشْتَرَوْا بِهٖ} أَيْ بِكِتْمَانِ نَعْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَصِفَتِهٖ {ثَمَنًا قَلِيْلًا} أَيْ عَرَضًا يَسِيْرًا مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا۔

خاصۂ مصطفیٰ ﷺ... فتحِ بابِ نُبوّت و ختمِ دَورِ رسالت

ربِّ ذوالجلال جلّ مجدہٗ نے تمام انبیائے کرام علیہم الصّلوات والتّسلیمات کو نرالی شانوں سے نوازا، مگر یہ اعزاز فقط ماہِ مدینہ ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ فاتحِ بابِ نُبوّت بھی ہیں اور خاتَمِ دَورِ رسالت بھی ہیں۔ یعنی ازل میں جب کائنات کی اعلیٰ ترین ہستیوں کو منصبِ نبوّت سے سرفراز فرمانے کا سلسلہ شروع ہوا تو ربّ العزّت نے سب سے پہلے یہ اِعزاز اپنے محبوبِ کریم ﷺ کو عطا فرمایا، باقی حضرات کو بعد میں نُبوّت عطا ہوئی، یوں آپ ﷺ فاتحِ بابِ نُبوّت (نبوّت کا دروازہ کھولنے والے) ہیں... [1] اور دُنیا میں انبیاءِ کرام کو مبعوث کرنے کے حوالے سے ربِّ ذوالجلال نے ہمارے آقا کریم ﷺ کو سب سے آخر میں بھیج کر ختمِ نبوّت کا تاج آپ کے سر پر سجایا، یوں آپ خاتَمِ دورِ رسالت (رسولوں کا سلسلہ ختم کرنے والے آخری نبی) ہیں۔ امامِ اہلِ سنّت نے مشہورِ زمانہ سلام میں خوب کہا:

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حدّ دُرود　　　　ختمِ دَورِ رِسالت پہ لاکھوں سلام

خاتم النبیین ہونا کتنا بڑا اعزاز ہے! یہ سمجھنے کے لیے اِس بات پر غور کیجیے کہ پہلے تشریف لانے والے انبیائے کرام علیہم السلام کا حکم ایک مخصوص علاقے یا قبیلے کے افراد پر چلتا تھا اور اُن کی شریعتوں کا وقت بھی محدود تھا، نیا رسول تشریف لاتا تو اِس کی پیروی کا حکم ہوتا اور پچھلی شریعت موقوف ہو جاتی... مگر یہ تاج دارِ ختمِ نبوّت ﷺ کا اِعزاز ہے کہ آپ کا حکم ساری کائنات پر چلتا ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا، جس چیز کو آپ نے حلال کیا قیامت تک کوئی بھی اُسے حرام نہیں کر سکتا اور جس شے سے آپ نے روک دیا قیامت تک کوئی بھی اُس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اب قیامت تک ربِّ ذوالجلال کی تمام نعمتیں آپ ہی کے دستِ کرم سے تقسیم ہوں گی اور ہر عزت و کرامت آپ ہی کے قدموں سے وابستہ رہے گی۔

ارشادِ ربّانی ہے: وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ...

"اور اے حبیب! یاد کیجیے جب ہم نے (عمومًا) تمام انبیا سے اور (خصوصًا) آپ سے اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے وعدہ لیا۔" (رسولِ کریم ﷺ کا تذکرہ آدمِ ثانی سیدنا نوح سمیت دیگر تمام نبیوں علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ سے پہلے ہے) [الاحزاب 07:33]

حضور سیدِ عالَم ﷺ جب اِس آیتِ کریمہ کی تلاوت کرتے تو فرماتے: بُدِئَ بِيْ فِي الْخَيْرِ وَ كُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ یعنی پیدائش اور نُبوّت دیے جانے میں مَیں سب سے پہلا ہوں اور دُنیا کے اندر بھیجے جانے میں سب سے آخری ہوں۔" [2]

(رواه ابنُ أبي شيبة في مصنَّفه مرسلًا عن قتادة، رقم الحديث: 31753، دار الکتب العلمیة)

---

[1] ملاحظہ کیجیے: الخصائص الکبریٰ للسیوطی، باب خصوصیة النبی ﷺ بکونه أول النبیین فی الخلق وتقدم نبوته واخذ المیثاق علیه۔

[2] عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ: {وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ}، قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ (دلائل النبوّة لأبي نعيم، ص: 42، رقم الحديث: 3، دار إحياء التراث العربي)

شبِ معراج مسجدِ اقصٰی میں انبیائے کرام علیہم السلام نے خطابات فرمائے، پھر امام الانبیا ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

⇐ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَکَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ بَیَانٌ لِّکُلِّ شَیْءٍ۔ یعنی ”سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور سب کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرسنانے والا رسول بنایا... اور اُس نے مجھ پر قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔“

⇐ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ وَسَطًا وَجَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْاٰخِرُوْنَ۔ یعنی ”اللہ کریم نے میری اُمّت کو تمام اُمّتوں سے افضل اور عادل اُمّت بنایا اور اُس نے میری اُمّت کو زمانے میں مؤخّر اور رُتبے میں مقدّم کیا۔“

⇐ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِکْرِیْ، وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔ ”اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میرا سینہ کھول دیا، مجھ سے میرا بوجھ اُتار دیا، میرے لیے میرا ذکر بلند کیا اور مجھے بابِ رسالت کو کھولنے والا اور سلسلۂ نبوّت کو ختم کرنے والا بنایا۔“

اِس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: بِهٰذَا فَضَلَکُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ۔ اِسی لیے پیارے محمد ﷺ تم سب سے افضل ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ج:2، ص:397 تا 401۔ مسند البزّار، ج:17 / 8، رقم:9518۔ تفاسیر طبری و ابن ابی حاتم و ابن کثیر، زیرِ آیتِ اُولیٰ از بنی اسرائیل)

یومِ تحفّظِ ختمِ نبوّت: آج کے خطبہ میں نبیِ کریم ﷺ کے اِس خاصہ کا چناؤ اِس لیے کیا گیا ہے کہ پرسوں، بروز اتوار کو یومِ تحفّظِ ختمِ نبوّت ہے۔ پاکستانی قانون ساز اداروں (قومی اسمبلی اور سینٹ) نے طویل غور و خوض اور تمام قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد 1974ء میں سات ستمبر کو ہی اتفاقِ رائے کے ساتھ یہ پاس کیا تھا کہ عقیدۂ ختمِ نبوّت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کرنے والے دجّال مرزا قادیانی لعنتی کو ماننے والے تمام لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور اُنھیں دھوکا دیتے ہوئے خود کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں۔

دَورِ حاضر کے تمام کافروں میں قادیانی بدترین ہیں؛ کیونکہ باقی سب کافر اپنے مذہب کے بارے میں دھوکا نہیں دیتے، وہ کافر ہیں تو خود کو کافر ہی کہتے ہیں، خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرتے... جب کہ قادیانی دجّال کافر بھی ہیں اور اپنے کفر کو اسلام کا نام دے کر مسلمانوں سمیت پوری دُنیا کو دھوکا بھی دیتے ہیں۔

الحمدللہ پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی کافر ہیں اور قانونی طور پر اُنھیں نہ تو خود کو مسلمان کہنے کی اجازت ہے، نہ ہی وہ اپنے مذہب کی دعوت دے سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے مذہب کے لیے اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال کر سکتے ہیں۔

اِس وقت سرکاری سطح پر 1500 سالہ جشنِ ولادتِ مصطفیٰ کریم ﷺ جوش و خروش سے منایا جا رہا ہے اور قومی و صوبائی تقریبات کا سلسلہ جاری ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اِن تقریبات کو بامقصد بناتے ہوئے اِن میں سیرتِ طیّبہ کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختمِ نبوّت سے متعلق آگاہی کو بھی فروغ دیا جائے؛ تاکہ عوام اور قومی اداروں کے ذمّہ داران.. سبھی عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفّظ کے لیے بیدار رہیں اور قانون پر عمل درآمد کرتے ہوئے قادیانیوں کو اپنا شر پھیلانے سے روکیں۔

خاصۂ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم... وقتِ ولادت جہان بھر میں دھوم

نبیِ کریم ﷺ کے بے شمار خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی ولادت کے وقت چہار دانگِ عالَم میں دھوم تھی اور ساری مخلوق اپنے اپنے انداز میں یہ کہہ رہی تھی:

مبارک ہو وہ شہ پردہ سے باہَر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

شبِ ولادت زمین و آسمان میں ظاہر ہونے والی نشانیاں بتاتی تھیں کہ یہ خاتم الانبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے میلاد کی رات ہے۔ خود سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں نور کے جلوے گواہی دے رہے تھے کہ آنے والا محبوبِ کبریا ہے، صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

وقتِ ولادت نشانیوں کا ظہور: خطبہ کے آغاز میں مذکور آیتِ کریمہ اور متعدد احادیثِ طیّبات سے معلوم ہوتا ہے کہ خالقِ کائنات نے گزشتہ آسمانی کتابوں میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوصاف وخصائل بھی ذکر فرمائے تھے، سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جائے ولادت ومقامِ ہجرت کی تفصیل بھی بیان فرمائی تھی اور میلادِ مبارک کے موقع پر ظاہر ہونے والی نشانیوں کو بھی واضح فرمایا تھا۔

اِس حوالے سے ایک ایمان افروز روایت اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی منقول ہے، آپ نے فرمایا: مکّہ مکرّمہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا میں ایک یہودی تاجر رہتا تھا (جس نے آسمانی کتابوں میں ولادتِ مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نشانیاں پڑھ رکھی تھیں)، میلادِ پاک والی رات کو اُس نے سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قبیلہ "قُریش" والوں سے پوچھا: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! هَلْ وُلِدَ فِيْكُمُ اللَّيْلَةَ مَوْلُوْدٌ؟ اے قریش! کیا آج رات تمہارے قبیلہ میں کسی بچے کی ولادت ہوئی ہے؟ اُنھوں نے کہا: قسم بخدا! ہمیں معلوم نہیں۔ وہ کہنے لگا: فَانْظُرُوْا وَاحْفَظُوْا مَا أَقُوْلُ لَكُمْ: وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْأَخِيْرَةِ۔ میری بات دھیان سے سننا اور یاد رکھنا! آج رات اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کی ولادت ہو چکی ہے۔ پھر اُس نے بتایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوّت ہے۔

لوگ اُس کی باتوں سے تعجب کرتے ہوئے اپنے گھروں کو چلے گئے اور اِس بارے میں معلومات حاصل کرنے لگے، پتا چلا کہ آج سیدنا عبد المطلب کے گھر میں ایک چاند طلوع ہوا ہے، جس کا نام "محمد" ہے۔ اُنھوں نے یہودی کو بتایا۔ وہ کہنے لگا: فَاذْهَبُوْا مَعِيْ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَيْهِ۔ مجھے اُس بچے کے پاس لے چلو؛ تاکہ مَیں اُسے دیکھ سکوں۔

اُس نے محسنۂ کائنات سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ اپنے چاند کی زیارت کروائیں! جب اُس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پشتِ مبارک پر خاص قسم کے بال دیکھے، جو مہرِ نبوت کی نشانی تھے، تو وہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔ ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کہنے لگا: ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَرِحْتُمْ بِهٖ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! یعنی ایک عرصے سے انبیا بنی اسرائیل میں پیدا ہوتے رہے، مگر اے قریش! تاج دارِ ختمِ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے تم (اہلِ عرب) میں پیدا فرمایا ہے۔

اُس نے مزید کہا: أَمَا وَاللهِ لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ یعنی قسم بخدا! اِس بچے کو ایسی شانیں عطا ہوں گی کہ مشرق و مغرب میں اِس کے چرچے ہو جائیں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین، حدیث:4177۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ج:1، ص:109، دار الکتب العلمیہ۔ الطبقات الکبریٰ، ج:1، ص:129)

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگائیے! تیری ہی داستان ہے

وقتِ ولادت نور کے جلوے: سیدنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے روایت کیا:

⟸ إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَأَنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهٖ۔ یعنی "ابھی حضرت آدم پیدائش کے مراحل میں تھے تب ہی بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے حضور لوحِ محفوظ میں مجھے خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لکھ دیا گیا تھا۔"

⟸ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيْلِ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى قَوْمَهٗ وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِيْ رَأَتْ أَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ یعنی "مَیں تمھیں بتاتا ہوں کہ میری نبوت و عظمت کا اِظہار کیسے شروع ہوا، میرے جدِّ امجد جناب ابراہیم نے میرے بارے میں ہی دُعا کی تھی... اور جناب عیسیٰ نے اپنی قوم کو میری ہی خوش خبری سنائی تھی... اور مَیں ہی اپنی والدہ کا وہ نظّارہ ہوں جو اُنھوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ اُن سے ایک نور نکلا جس سے اُن کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔" (المستدرک علی الصحیحین، حدیث:4175۔ مسند احمد، حدیث:17163۔ صحیح ابن حبان، حدیث:2979، حدیث صحیح)

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے دولت خانے میں نور کے جلووں سے متعلق مزید بھی کئی روایات ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا! جب کہ ربِّ کریم جلّ مجدہٗ نے فرمایا: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔ یعنی "یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک عظیم الشان نور آیا اور روشن کتاب۔" [المائدۃ15:05] جمہور مفسّرین کے نزدیک اِس آیت میں نور سے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی مراد ہے۔ (تفصیل کے لیے تبیان القرآن ملاحظہ کیجیے!)

آسمانوں اور جنّتوں میں جشن: سرورِ عالَم ﷺ کی ولادت پر فقط زمین پر ہی دھوم نہیں تھی، بلکہ آسمانوں پر بھی اُس کے چرچے تھے۔ محدثین نے نقل فرمایا: وَفَتَحَ اللهُ لِمَوْلِدِهٖ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَجَنَّاتِهٖ۔ یعنی رسولِ کریم ﷺ کی ولادت پر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھلوا دیے۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:330، دار إحیاء التراث العربی۔ الخصائص الکبریٰ، ج:1، ص:81)

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عرش کے چاند آ رہے ہیں	جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں
خوشی میں سب کی کھلی ہیں باچھیں رچی ہے شادی مچی ہیں دھومیں	چرند اِدھر کھلکھلا رہے ہیں پرند اُدھر چہچہا رہے ہیں
نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاوّل	سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

خاصۂ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم... صاحبِ کمالات بن کر ولادت

قدرت کا نظام ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کمزور وناتواں اور کمالات سے عاری ہوتا ہے، پھر وقت کے ساتھ ساتھ باری تعالیٰ اُسے اپنی تقدیر کے مطابق قوّت وطاقت اور ظاہری وباطنی خوبیوں سے مالامال فرماتا ہے... مگر محسنۂ کائنات سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنگن میں طُلوع ہونے والے چاند کی یہ انفرادی شان ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پیدا ہوتے ہی محبوبِ خدا بھی تھے اور افضل الخلق بھی... رحمتِ عالَم بھی تھے اور تاج دارِ ختمِ نبوّت بھی... مالکِ کونَین بھی تھے اور شافعِ اُمّت بھی۔

محبوبیّتِ خدا: محسنۂ کائنات سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایا: فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِيْ دُرْتُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَابِهِ سَاجِدٌ قَدْ رَفَعَ إِصْبَعَيْهِ كَالْمُتَضَرِّعِ الْمُبْتَهِلِ۔ یعنی جب رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی تو مَیں نے دیکھا کہ آپ سجدے کی حالت میں ہیں اور آپ نے عاجزی وانکساری کرنے والے کی طرح اپنی دو انگلیاں بلند کی ہوئی تھیں۔

(دلائل النبوّۃ لابی نعیم، ص:610، حدیث:555۔ البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:331۔ السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر مولدہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ج:1، ص:80)

پیدا ہوتے ہی سجدہ کرنے میں اُمّت کی غم خواری بھی تھی اور یہ اِشارہ بھی تھا کہ آپ کو پیدائشی طور پر رب تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہے؛[1] کیونکہ ارشادِ نبوی کے مطابق بندے کو رب تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب سجدے میں نصیب ہوتا ہے۔[2] سلامِ رضا میں ہے

پہلے سجدہ پہ روزِ اَزل سے دُرود
یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام

چابیوں کی عطا: سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے وقتِ ولادتِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے متعلق فرمایا: ولادت کے بعد آسمان سے ایک سفید بادل آیا اور اُس نے حضور کو چھپالیا، آپ میرے سامنے سے غائب ہوگئے، پھر وہ حجاب دُور ہوا تو مَیں نے یہ حسین منظر دیکھا کہ حضور ایک اُونی کپڑے میں لپٹے تھے جو دُودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، نیچے سبز ریشمی بچھونا بچھا ہوا تھا۔

فرمایا: قَدْ قَبَضَ عَلٰى ثَلَاثَةِ مَفَاتِيحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ الْأَبْيَضِ۔ یعنی حضور کی مٹھی مبارک میں بارونق سفید موتی کی تین چابیاں تھیں اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلٰى مَفَاتِيحِ النَّصْرِ وَمَفَاتِيحِ الرِّيحِ وَمَفَاتِيحِ النُّبُوَّةِ۔ محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نفع کی چابیوں، ہوا کی چابیوں اور نُبوّت کی چابیوں کو اپنی مٹھی میں لے لیا ہے۔

(دلائل النبوّۃ لأبی نعیم، ص:610، رقم الحدیث:555۔ البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:331)

---

[1] وَفِيْ سُجُوْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَضْعِهٖ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ مَبْدَأَ أَمْرِهٖ عَلَى الْقُرْبِ۔ (سبل الھدٰی والرشاد، ج:1، ص:344)

[2] عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مرفوعًا: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (صحیح المسلم، رقم الحدیث:482)

سلطنتِ کَونَین: سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بھی مروی ہے: پھر ایک اور بادل آیا، اُس نے حضور کو ڈھانپ لیا، آپ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، پھر وہ حجاب بھی دُور ہو گیا، مَیں نے دیکھا کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی مُنادِی پکار رہا ہے: بَخٍ بَخٍ! قَبَضَ مُحَمَّدٌ ﷺ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا. لَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِلَّا دَخَلَ فِي قَبْضَتِهِ۔ واہ واہ! ساری دُنیا مالکِ کونَین ﷺ کی مٹھی میں آگئی، دُنیا بھر کی تمام مخلوق آپ کے قبضے میں آگئی۔ [1]

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی، ج:1، ص:82، دار الکتب العلمیۃ۔ المواہب اللدنیۃ، ج:1، ص:77، المکتبۃ التوقیفیۃ۔ فتاوٰی رضویہ: 30/429)

قادرِ کُل کے نائبِ اکبر	کُن کے راز دِکھاتے یہ ہیں
اِن کے ہاتھ میں ہر کُنجی ہے	مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں [2]
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ	ساری کثرت پاتے یہ ہیں

افضل الخلق: مخلوق میں سب سے اولیٰ و اعلیٰ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَات ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے پیدا ہوتے ہی یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ آپ تمام انبیائے کرام سے بھی بالا و والا ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ تمام مخلوق کی سرداری کا تاج اپنے سرِ انور پر سجا کر دُنیا میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔

سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھے تین افراد نظر آئے، وہ ایسے حسین و جمیل اور نورانی چہروں والے تھے کہ گویا سورج اُن کے چہروں سے طلوع ہوتا ہے، اُن میں سے ایک (خازنِ جنت سیدنا رِضوان علیہ السلام) نے حضور ﷺ کو اُٹھا کر ایک ساعت کے لیے اپنے پَروں میں چھپایا اور حضور کے گوشِ اقدس (کان مبارک) میں کچھ کہا۔ مجھے باقی بات تو سمجھ نہیں آئی، تاہم اتنا مَیں نے سنا:

⇐ أَبْشِرْ يَا مُحَمَّدُ! فَمَا بَقِيَ لِنَبِيٍّ عِلْمٌ إِلَّا أُعْطِيتَهُ، فَأَنْتَ أَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَشْجَعُهُمْ قَلْبًا۔ یعنی اے محمد (ﷺ)! آپ کو بِشارت ہو! انبیا کو جتنے بھی علوم ملے تھے وہ سب کے سب آپ کو عطا کر دیے گئے ہیں، چنانچہ آپ کا علم تمام انبیا کے علم سے زیادہ ہے اور آپ کی شُجاعت سب انبیا سے بڑھ کر ہے۔

⇐ مَعَكَ مَفَاتِيحُ النَّصْرِ وَقَدْ أُلْبِسْتَ الْخَوْفَ وَالرُّعْبَ وَلَا يَسْمَعُ أَحَدٌ بِذِكْرِكَ إِلَّا وَجِلَ فُؤَادُهُ وَخَافَ قَلْبُهُ، وَإِنْ لَمْ يَرَكَ يَا حَبِيبَ اللهِ۔ یعنی اے محبوبِ خدا! آپ کے ساتھ مدد کی چابیاں ہیں اور آپ کو خوف و رُعب کی شان عطا کی گئی ہے۔ جو بھی آپ کا نامِ نامی سنے گا اُس کا دل ڈر کر سہم جائے گا، اگرچہ اُس نے آپ کو دیکھا ہی نہ ہو۔

(اِمتاع الاسماع للمقریزی، ج:4، ص:50، دار الکتب العلمیۃ۔ الخصائص الکبریٰ، ج:1، ص:84، فتاوٰی رضویہ، ج:30، ص:236)

---

[1] اِن روایات سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ موتی کی چابیوں یا ریشم کے کپڑے کو ہاتھ میں پکڑنے سے ہر چیز پر قبضہ کیسے ہو گیا؟ یہ چیزیں علامتی طور پر دی گئیں۔ جیسے آرمی چیف کو علامتی طور پر چھوٹی سی چھڑی دے کر کہا جاتا ہے: "کمان اُس کے حوالے کر دی گئی" اور یوں تمام اختیارات منتقل ہو جاتے ہیں۔

[2] دُنیا و آخرت میں رسول اللہ ﷺ کو جہان بھر کے خزانوں کی چابیاں عطا ہونے سے متعلق احادیث ملاحظہ کیجیے: فتاوٰی رضویہ، ج:30، ص:426 تا 435

حرفِ آخر: ذکرِ خصائصِ مصطفیٰ... منشائے ربِّ اعلیٰ

خالقِ کائنات جلّ مجدہٗ نے اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کو پیکرِ حُسن وجمال بھی بنایا، صاحبِ جُود ونَوال بھی کیا اور مالکِ اوصافِ کمال بھی فرمایا۔ آپ ﷺ کارخانۂ قدرت کا شاہکار بھی ہیں اور مالکِ لم یزل کے رازدار بھی ہیں۔

امامِ اہلِ سنّت، کشتۂ عشق ومحبّت، پیکرِ علم وحکمت، اعلیٰ حضرت محدّثِ بریلی علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

خِلق تمہاری جمیل، خُلق تمہارا جلیل

خَلق تمہاری گدا، تم پہ کروڑوں دُرود

ربِّ ذوالجلال کو پسند ہے کہ اُس کے بندے اُس کے محبوبِ باکمال ﷺ کے اوصاف وخصائص کا چرچا کریں، جبھی تو اُس نے آپ ﷺ کی دُنیا میں جلوہ گری سے پہلے ہی آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے ذریعے آپ کے مَحامد ومکارِم بیان فرمائے، حتّٰی کہ گزشتہ اُمتوں کے علما خاتم النبیین ﷺ کے اوصاف اور سراپا اقدس کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے مَولَی المسلمین سیدنا علی مرتضٰی کرّم اللہ تعالٰی وجہہٗ کو یمن کی طرف بھیجا، آپ وہاں ایک دن لوگوں سے خطاب کررہے تھے، قریب ہی ایک یہودی عالم کھڑے ہوکر اپنے ہاتھ میں کوئی کتاب پکڑے اُسے دیکھ رہا تھا۔ آپ پر نظر پڑی تو کہنے لگا: صِفْ لَنَا أَبَا الْقَاسِمِ۔ ہمیں ابو القاسم (ﷺ) کے اوصاف بتایئے! سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سرورِ عالم ﷺ کا حُسن وجمال بیان کیا۔ جب آپ خاموش ہوئے تو وہ خود اپنی کتاب سے ہمارے آقا کریم ﷺ کا سراپا بیان کرنے لگا کہ اُن کی چشمانِ اقدس ایسی ہیں، ریش مبارک ایسی ہے، دہن پاک وگوشِ عالی وقار ایسے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: هٰذِهٖ وَاللهِ صِفَتُهٗ۔ قسم بخدا! آپ ﷺ کا سراپا یہی ہے۔ وہ کہنے لگا: فَإِنِّيْ أَجِدُ هٰذِهِ الصِّفَةَ فِيْ سِفْرِ آبَائِيْ۔ یعنی ہمارے ہاں نسل در نسل یہ کتاب منتقل ہوتی چلی آرہی ہے، اِس میں اُن کا یہ سراپا موجود ہے۔ اُس نے اپنی کتاب سے یہ بھی بیان کیا کہ آپ کی ولادت حَرَم (مکّہ مکرمہ) میں ہوگی اور ہجرت کرکے دوسری جگہ (مدینہ منوّرہ) تشریف لے جائیں گے اور اُسے بھی حرم بنادیں گے، وہاں کے انصار کا تعلق فلاں خاندان سے ہوگا۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: هُوَ هُوَ، وَهُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ۔ ہمارے آقا وہی ہیں اور وہ رسول اللہ ہیں ﷺ۔

وہ یہودی عالم کہنے لگا: فَإِنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ، وَأَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، فَعَلٰى ذٰلِكَ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوْتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ۔ یقیناً مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، وہ تمام انسانوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، مَیں اِسی عقیدے پر زندہ ہوں، اِسی پر مروں گا اور اِن شاء اللہ تعالیٰ اِسی عقیدے پر میرا حشر ہوگا۔

(البدایۃ والنہایۃ، ج:6، ص:18، 19، داراحیاء التراث۔ الطبقات الکبریٰ، ج:1، ص:316، دارالکتب العلمیۃ۔ تاریخ مدینۃ دمشق، ج:3، ص:250)

1500 سالہ جشنِ ولادت مناتے ہوئے ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ پہلی اُمتیں ہمارے آقا کریم ﷺ کے حوالے سے اِس قدر معلومات رکھتی تھیں، کیا ہم نے بھی کسی سُنّی عالم کی کتاب سے سرکارِ دوعالم ﷺ کے اوصافِ کمال اور حُسن و جمال کا تذکرہ پڑھ کر اپنے دلوں میں آباد کیا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہوا تو ہم دوہرے مجرم ہیں... ایک جُرم تو یہ کہ خود نہیں سیکھا اور دوسرا یہ کہ سیدِ عالم ﷺ کے خصائصِ کریمہ سے متعلق معلومات کو نئی نسل تک منتقل نہیں کیا۔

محبّتِ رسول ﷺ میں اِضافہ کی تمنّا لیے آخری دو خطبات میں سرکارِ دوجہاں ﷺ کے چھ خصائص کا تذکرہ ہوا ہے۔ خلاصہ یہ کہ:

1) باری تعالیٰ نے ہمارے آقا کریم ﷺ کے سرِ انور پر "لَوْلَاک" کا تاج سجایا ہے۔ تمام مخلوق کو سرورِ عالَم ﷺ کے طفیل پیدا فرمایا ہے؛ تاکہ اُنھیں پتا چلے کہ بارگاہِ ربّ العزت میں آپ ﷺ کو کیسی بے پناہ عزت و وجاہت حاصل ہے۔

2) ربِّ کریم نے سرکارِ دوعالَم ﷺ کے اُصول کو بھی شرک و کفر سے محفوظ رکھا اور فروع کو بھی طہارت سے خاص حصہ عطا فرمایا۔ حضور اقدس کا نور ہمیشہ پاکیزہ لوگوں میں رہا، آپ ﷺ کے آباء واجداد اور اُمّہات وجدّات میں کوئی بھی کفر و شرک کی نَجاست سے آلودہ نہیں ہوا اور آپ کے اہلِ بیت علیہم الرضوان کو طہارت سے نوازنے کا اعلان بھی قرآنِ حکیم میں موجود ہے۔

3) ماہِ مدینہ ﷺ ابھی دُنیا میں تشریف نہیں لائے تھے کہ چہار دانگِ عالَم میں آپ کے اوصاف و کمالات کے چرچے تھے۔

4) آمنہ کے چاند ﷺ فاتحِ بابِ نُبوّت اور خاتَمِ دَورِ رِسالت ہیں۔ یعنی ربّ العزت نے سب سے پہلے آپ کو پیدا کیا اور منصبِ نبوّت سے سرفراز فرمایا اور جب دُنیا میں انبیائے کرام کو پیدا فرمانے کا سلسلہ شروع ہوا تو ربِّ ذوالجلال نے آپ کو سب سے آخر میں بھیج کر ختمِ نبوّت کا تاج آپ کے سر پر سجایا۔

5) سرورِ سروراں ﷺ کی ولادت پر زمین و آسمان میں دھوم تھی اور ساری مخلوق اپنے اپنے انداز میں اِظہارِ فرحت و مسرّت کر رہی تھی۔

6) یہ بھی حضورِ اقدس ﷺ کا منفرد اعزاز ہے کہ آپ پیدا ہوتے ہی محبوبِ خدا بھی تھے اور افضل الخلق بھی... رحمتِ عالَم بھی تھے اور تاج دارِ ختمِ نبوّت بھی... مالکِ کونَین بھی تھے اور شافعِ اُمّت بھی۔

شرعی مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لیے محفلِ میلاد سجا کر رسول اللہ ﷺ کی نعتیں پڑھنا اور آپ کے فضائل و مناقب بیان کرنا ثواب کا کام ہے اور بے شمار برکتوں کا ذریعہ ہے۔ خواتین محفل کا انعقاد کریں تو بھی یہی حکم ہے، تاہم اِس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اُن کی آواز نامحرم مَردوں تک نہ جائے۔ اگر نامحرموں تک آواز جائے تو ثواب کے بجائے گناہ ہوگا۔[1] اِسی طرح محفل کی دعوت و تشہیر کے لیے فلیکسز پر خواتین کی تصاویر لگانا بھی فتنہ کا سبب اور سخت گناہ ہے۔

---

[1] دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:22، ص:240، 242، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طفیل ہم سب کی بخشش و مغفرت فرمائے! 1500 سالہ جشنِ ولادت کے پُر مسرّت موقع پر ہمیں محبتِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں اِضافہ کی خیرات سے نوازے! اور سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کر کے اُس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے!

قادرِ مطلق اہلِ غزّہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے اور اسرائیل اور اُس کے اتّحادیوں کو نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو سیلاب سمیت تمام زمینی و آسمانی آفات سے محفوظ فرمائے اور مشکلات کا شکار جملہ مسلمانوں کی خاص مدد فرمائے۔ خالقِ کریم وطنِ عزیز کے تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!